OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com

امام سرخسیؒ کے نزدیک دورانِ جنگ غیر مقاتلین کا تحفظ: شرحِ سیر الکبیر اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت کا تقابلی مطالعہ

Protection of Non-Combatants During War from the Perspective of Imam Sarakhsi: A Comparative Study of Sharh al-Siyar al-Kabir and IHL

Dr. Muhammad Adil
Lecturer, Department of Islamic Studies, Bacha Khan University, Charsadda.
Email: adilfareedi@bkuc.edu.pk

Dr. Zia Ud Din
(Corresponding Author) Assistant Professor, Islamic Studies, University of Swat.
Email: ziaud_din@hotmail.com

Dr. Muhammad Mushtaq Ahmad
Chairman Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat.
Email: dr.mmushtaqahmed@gmail.com

Received on: 05-10-2025 Accepted on: 09-11-2025

Abstract

This article examines the concept of the protection of non-combatants during armed conflict in the jurisprudence of Imām Shams al-A'immah al-Sarakhsī (d. 483 AH), as articulated in Sharḥ al-Siyar al-Kabīr, and offers a comparative analysis with the principles and provisions of International Humanitarian Law (IHL). The study highlights that al-Sarakhsī's approach is fundamentally based on the distinction between combatants and non-combatants, rather than on factors such as gender, age, profession, or social status alone. According to al-Sarakhsī, women, children, the elderly, religious leaders, laborers, farmers, the sick, the wounded, persons with disabilities, and the mentally incapacitated are entitled to protection during war so long as they do not directly or functionally participate in hostilities. The article demonstrates that once such protected persons engage in actual fighting, incitement, strategic counsel, or other forms of effective participation in warfare, they lose their protected status. This criterion closely corresponds to the modern IHL concept of direct or functional participation in hostilities. Furthermore, al-Sarakhsī's discussions on hors de combat persons—such as the wounded, severely ill, and incapacitated—reflect a strong emphasis on humanitarian considerations, restraint, and the prevention of unnecessary violence. By comparing these classical Islamic legal principles with the Geneva Conventions and their Additional Protocols, the study finds a remarkable convergence between Islamic jurisprudence and contemporary international norms regarding the protection of civilians and other non-combatants. The article concludes that al-Sarakhsī's legal thought offers a coherent, principled, and ethically grounded framework for regulating conduct during war, which remains relevant and compatible with modern International Humanitarian Law.

Keywords: Imām al-Sarakhsī, Protection of Non-Combatants, Sharḥ al-Siyar al-Kabīr, International Humanitarian Law, Armed Conflict

تعارف

جنگ انسانی تاریخ کی ایک تلخ مگر ناقابل انکار حقیقت رہی ہے، تاہم مختلف تہذیبوں اور قانونی نظاموں نے جنگ کے دوران انسانی جانوں کے تحفظ اور تشدد کی تحدید کے لیے اصول و ضوابط وضع کیے ہیں۔ اسلامی شریعت نے آغاز ہی سے جنگ کو اخلاقی و قانونی حدود کا پابند بنایا اور غیر مقاتلین کے تحفظ کو ایک مستقل اصول کے طور پر متعارف کرایا۔ اسلامی قانونِ سیر میں اس تصور کی نہایت منظم اور مفصل توضیح ملتی ہے، جس کی ایک نمایاں مثال شمس الائمہ علامہ سرخسیؒ کی شہرۂ آفاق تصنیف شرح سیر الکبیر ہے۔

امام سرخسیؒ نے دورانِ جنگ عورتوں، بچوں، ضعیف العمر افراد، مذہبی پیشواؤں، مزدوروں، کسانوں، مریضوں، زخمیوں، معذوروں اور مجنون افراد کے تحفظ سے متعلق نہایت واضح اصول بیان کیے ہیں، جن کی بنیاد قتال میں عملی شرکت یا عدمِ شرکت کے معیار پر رکھی گئی ہے۔ ان کے نزدیک اصل امتیاز مقاتل اور غیر مقاتل کے درمیان ہے، نہ کہ جنس، عمر یا سماجی حیثیت کے محض ظاہری اوصاف پر۔

دوسری جانب جدید دور میں بین الاقوامی قانونِ انسانیت (International Humanitarian Law)، خصوصاً جنیوا کنونشنز اور ان کے اضافی پروٹوکولز، مسلح تنازعات کے دوران غیر مقاتلین کے تحفظ کو بنیادی اصول قرار دیتے ہیں۔ ان قوانین میں اصولِ امتیاز، اصولِ تناسب اور انسانی سلوک کی پابندی کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

زیرِ نظر مقالہ کا مقصد امام سرخسیؒ کے ہاں غیر مقاتلین کے تحفظ پر مبنی فقہی تصوراتِ کا تفصیلی مطالعہ کرنا اور انہیں بین الاقوامی قانونِ انسانیت کی دفعات کے ساتھ تقابلی انداز میں پیش کرنا ہے، تاکہ یہ واضح کیا جاسکے کہ اسلامی قانونِ سیر انسانی تحفظ کے حوالے سے کس حد تک جامع، اصولی اور عصرِ حاضر کے بین الاقوامی قانونی معیارات سے ہم آہنگ ہے۔

اس مقالے میں توصیفی و تجزیاتی منہج اختیار کیا گیا ہے، جس میں بنیادی ماخذات بالخصوص شرح سیر الکبیر اور متعلقہ احادیث و آثار کا فقہی تجزیہ کیا گیا ہے۔ نیز تقابلی منہج کے تحت امام سرخسیؒ کے فقہی تصورات کو بین الاقوامی قانونِ انسانیت، خصوصاً جنیوا کنونشنز اور اضافی پروٹوکولز کی متعلقہ دفعات کے ساتھ تقابل کر کے نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

امام سرخسیؒ کے ہاں دورانِ جنگ عورتوں کے تحفظ کا تصور

امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ عورت کو دورانِ جنگ نشانہ نہیں بنایا جائے گا کیونکہ وہ مقاتلین میں شامل نہیں ہوتی اور اس کے لیے فتح مکہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ جنگ میں ایک عورت کی لاش پائی گئی تو آپ ﷺ نے مقدمۃ الجیش پر موجود سیدنا خالد بن ولید کو پیغام بھجوایا:

مَا كَانَتْ هَذِهِ تُقَاتِلُ، أَدْرِكْ خَالِدًا فَقُلْ لَهُ: لَا تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا(1)

ترجمہ: یہ تو لڑنے والی نہیں تھی، خالد کے پاس جا کر اس سے کہو: عورت اور عسیف کو قتل نہ کرو۔

لیکن عورتوں کو یہ تحفظ اس وقت تک حاصل ہے جب تک وہ جنگ میں باقاعدہ حصہ نہیں لیتی، اگر وہ مسلح ہو کر جنگ میں شامل ہوتی ہے، تو

پھر اس کو قتل کرنا جائز ہوگا،اس حکم کے لئے امام سرخسیؒ سیدنا ابن عباسؓ کی حدیث کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – نَهَى أَنْ يَقْتُلَ الْمَرْأَةَ وَالصَّبِيَّ وَالشَّيْخَ الْكَبِيرَ فَإِنْ أَعَانَتْ الْمَرْأَةُ الْمُقَاتِلِينَ فَلَا بَأْسَ بِقَتْلِهَا(2)

ترجمہ: نبی ﷺ نے عورت، بچے اور ضعیف العمر کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے، لیکن اگر عورت مقاتلین کی مددگار ہو تو پھر اس کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام سرخسی عورت کا قتال میں حصہ لینے کے بعد تحفظ کی ایک صورت نقل کرتے ہیں کہ اگر مسلمان کو غلبہ حاصل ہو اور کوئی عورت قتال میں شریک رہی ہو تو اگر وہ اسلام قبول کرلے تو اس صورت میں بھی اس کو تحفظ حاصل ہوگا اور اس حکم کے لئے امام سرخسیؒ فتح مکہ کے واقعہ سے استدلال کرتے ہیں:

أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ – صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ – ، يَوْمَ الْفَتْحِ بِقَتْلِ هِنْدَ بِنْتِ عُتْبَةَ لِمَا كَانَتْ تَفْعَلُ مِنْ التَّحْرِيضِ عَلَى قِتَالِ الْمُسْلِمِينَ، حَتَّى أَسْلَمَتْ(3)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن ہند بنت عتبہ کو قتل کرنے کا حکم دیا کیونکہ وہ لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف قتال پر اکسارہی تھی، یہاں تک کہ وہ مسلمان ہوگئی۔

مسلح تنازعات میں عورتوں کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی قانونِ انسانیت کی دفعات

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں غیر مقاتلین میں سے بعض کے تحفظ کے متعلق الگ سے صراحت موجود ہے، لیکن چاروں جینوا کنونشنز کی مشترکہ دفعہ 3 میں غیر مقاتلین کی تحفظ کی ہدایت کی گئی ہے:

“Persons taking no active part in the hostilities, including members of armed forces who have laid down their arms and those placed hors de combat by sickness, wounds, detention, or any other cause, shall in all circumstances be treated humanely(4) ”.

ترجمہ: مسلح تصادم میں حصہ نہ لینے والے افراد، بشمول مسلح افواج کے وہ اراکین جنہوں نے ہتھیار ڈالے دیئے اور وہ لوگ جو بیماری، زخموں، نظر بندی یا دیگر وجوہات سے تصادم سے الگ ہوگئے ہوں،ان سے ہر حال میں انسانی سلوک کیا جائے گا۔

اسی طرح پہلے اضافی پروٹوکول میں کہا گیا ہے:

“Civilian medical personnel shall be respected and protected(5).”

بلکہ ایسے افراد جن کے متعلق یقین نہ ہو کہ وہ غیر مقاتل ہے لیکن ظاہری طور پر وہ غیر مقاتل معلوم ہو رہا ہو تو ان پر حملہ کرنے سے منع کیا گیا ہے:

“A person who is recognized or who in the circumstances, should be recognized to be hors de combat shall not be made the object of attack(6) ”.

ترجمہ: وہ شخص جس کی شناخت غیر مقاتل کی حیثیت سے ہوئی ہو یا وہ اس حالت میں ہو کہ اسے غیر مقاتل ہی سمجھا جائے، اسے حملے کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

اس کے علاوہ عورتوں کے متعلق بھی واضح طور پر تاکید کی گئی ہے:

"To the maximum extent feasible, the Parties to the conflict shall Endeavour to avoid the Pronouncement of the death penalty on pregnant women or mothers having dependent infants, for an offence related to the armed conflict. The death penalty for such offences shall not be executed on such women [(7)]".

ترجمہ: مسلح تصادم میں شامل فریقین ممکنہ حد تک اس بات کو یقینی بنائیں کہ حاملہ عورتوں اور شیر خوار بچوں کی ماؤں کو جنگی جرائم میں سزائے موت نہ دی جائے۔

لہٰذا شرح سیر الکبیر اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت عورتوں کی تحفظ کے متعلق یکساں ہدایات دی گئی ہیں۔

امام سرخسیؒ کے ہاں دورانِ جنگ بچوں کے تحفظ کا تصور

امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ دورانِ جنگ بچوں کو نشانہ نہیں بنایا جائے گا اور نہ ان کو قتل کیا جائے گا، لیکن شرط یہی ہے کہ وہ براہ راست قتال میں شامل نہ ہو۔امام سرخسیؒ نے بچوں کے محفوظ افراد میں شامل ہونے کے لئے ایک حدیث مبارک سے استدلال کیا ہے:

لَا تَقْتُلَنَّ ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيفًا[(8)]

اس کے بعد ایک اور حدیث کو بطور دلیل نقل کر کے اس کی تشریح بھی فرمائی ہے:

اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ فَالْمُرَادُ بِالشُّيُوخِ الْبَالِغُونَ وَبِالشَّرْخِ الصِّبْيَانُ[(9)]

ترجمہ: مشرکین کے "شیوخ" کو قتل کرو اور ان کے "شرخ" کو زندہ رکھو، شیوخ سے مراد ہے بالغ اور شرخ سے مراد بچے ہیں۔

امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ اگر مسلمان افواج نے دار الحرب میں جنگ کرتے ہوئے کسی بچے کو لڑتے ہوئے گرفتار کیا اور دار الاسلام میں داخل ہونے سے پہلے وہ بچہ بالغ ہو گیا، تب بھی اس کو قتل نہیں کیا جائے گا کیونکہ جب اسے گرفتار کیا گیا تھا اس وقت وہ بچہ تھا اور اس کا قتل کرنا جائز نہ تھا۔اسی طرح اگر کوئی بچہ قتال کے وقت کسی مسلمان کو قتل کرے پھر گرفتار ہو جائے تو اس کو بھی قتل نہیں کیا جائے گا، اس کی وجہ اوپر بیان کی گئی ہے کہ دوران جنگ اس کا قتل کرنا اس لئے جائز تھا کہ اسے جنگ سے روکا جائے اور جب اسے گرفتار کیا گیا تو وہ جنگ کرنے پر قادر نہ رہا، لہٰذا اب اس کو قتل کرنا جائز نہ رہا[(10)]۔

اس مقام پر امام سرخسیؒ نے دورانِ جنگ بچوں کو قیدی بنانے اور ان کی بلوغت وعدم بلوغت میں اشکال کی صورت میں فیصلہ کرنے کی بحث کی ہے کہ اگر کوئی بچہ دورانِ جنگ اسلحہ اٹھا کر جنگ میں شامل ہو تو اسے قتل کیا جائے گا لیکن اگر وہ جنگ لڑتے ہوئے گرفتار ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا، یہاں تک کہ اگر اس کے بلوغت وعدم بلوغت میں اشکال ہو تو اس صورت میں محض ظاہری علامات کو بنیاد بنا کر اسے قتل نہیں کیا

جائے گا کیونکہ لوگوں کے احوال مختلف ہوتے ہیں اور محض ظاہری علامات سے بعض اوقات بلوغت کا علم نہیں ہوتا اس لئے اس کی عمر پندرہ سال ہونے یا اس کو احتلام ہونے کے یقینی علم ہونے پر اسے قتل کیا جائے گا۔ اسی طرح اس موقع پر ظن غالب کا اعتبار بھی نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس کا صغر و بچپن یقینی ہے اور اس کو یقین شک سے زائل نہیں ہو سکتا[11]۔

مسلح تنازعات میں بچوں کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی قانونِ انسانیت کی دفعات

بین الاقوامی قانونِ انسانیت غیر مقاتلین کے تحفظ سے متعلق دفعات کے علاوہ دورانِ جنگ بچوں کی حفاظت کے متعلق الگ سے بھی دفعات موجود ہیں، جیسے پہلے اضافی پروٹوکول میں کہا گیا ہے کہ ان کو جنگی جرائم میں بھی سزائے موت نہیں دی جائے گی:

"The death penalty for an offence related to the armed conflict shall not be executed on persons who had not attained the age of eighteen years[12] ".

ترجمہ: اٹھارہ (18) سال سے کم عمر بچوں پر جنگی جرائم کے باعث دی جانے والی سزائے موت کا اجراء نہیں کیا جائے گا۔

بچوں کے تحفظ کے متعلق بھی امام سرخسیؒ اور بین الاقوامی قانون انسانیت میں یکساں ہدایات دی گئی ہیں۔

امام سرخسیؒ کے ہاں دورانِ جنگ ضعیف العمر افراد کے تحفظ کا تصور

امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف العمر بوڑھے افراد کو مسلح تصادم میں نہ نشانہ بنایا جائے اور نہ ان کو قتل کیا جائے گا[13]، لیکن ضعیف العمر شخص تب ہی محفوظ افراد میں شامل ہوگا جبکہ وہ مقاتلین میں شامل نہ ہو اور نہ وہ جنگ کے متعلق مشورے دے۔ ایسا ضعیف العمر شخص جو جنگ میں کسی طور حتیٰ کہ مشورہ دینے کے ذریعے شریک ہو اس کو قتل کرنے کے جواز سے متعلق امام سرخسی غزوہ حنین کے واقعہ استدلال کرتے ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَ بِقَتْلِ دُرَيْدِ بْنِ الصِّمَّةِ. وَكَانَ ذَا رَأْيٍ فِي الْحَرْبِ[14]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے درید بن صمہ کے قتل کا حکم دیا وہ جنگ میں مشورہ دینے والے تھے۔

اسی طرح ضعیف العمر شخص کو قتل نہ کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے امام سرخسیؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف العمر شخص نہ تو جنگ میں حصہ لینے سے معذور نہیں ہوتا اور نہ وہ جنگ میں مشورہ دینے کے قابل ہوتا ہے، اسی طرح وہ نسل بڑھانے کی اہلیت بھی نہیں رکھتا[15]۔

ضعیف العمر شخص کو قیدی بنانے سے متعلق امام سرخسیؒ کی رائے یہ ہے کہ اس کو قید بنانے کے متعلق مسلمانوں کو اختیار حاصل ہے، چاہے تو اسے فدیہ لینے کی غرض سے قید کرے اور چاہے تو اس کو قیدی نہ بنائے[16]۔

مسلح تنازعات میں ضعیف العمر افراد کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی قانونِ انسانیت کی دفعات

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں ضعیف العمر کے تحفظ کے متعلق دو قسم کی دفعات موجود ہیں، ایک عمومی ہدایات ہیں جن کا ذکر ہو چکا ہے، جو تمام غیر مقاتلین کے متعلق ہیں، جبکہ دوسری قسم خصوصاً ضعیف العمر افراد کے متعلق ہیں، جیسے جنیوا کنونشن نمبر 4 دفعہ 14 میں کہا گیا ہے:

"In time of peace, the High Contracting Parties and, after the outbreak of hostilities,

the Parties thereto, may establish in their own territory and, if the need arises, in occupied areas, hospital and safety zones and localities so organized as to protect from the effects of war, wounded, sick and aged persons, children under fifteen, expectant mothers and mothers of children under seven[17] ".

ترجمہ: امن کے وقت اور تصادم شروع ہونے کے بعد، معاہدہ کرنے والے فریقین اپنے زیرِانتظام علاقوں اور بوقت ضرورت مقبوضہ علاقوں میں بھی ہسپتال اور محفوظ مقامات بنائیں جہاں پر زخمی، بیمار، ضعیف العمر بوڑھے، پندرہ سال سے کم عمر بچے، حاملہ عورتیں اور ایسی مائیں جن کے ساتھ سات سال سے کم عمر کے بچے ہوں، جنگ کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔

جنیوا کنونشن نمبر4 دفعہ 17 میں کہا گیا ہے:

"The Parties to the conflict shall endeavor to conclude local agreements for the removal from besieged or encircled areas, of wounded, sick, infirm, and aged persons, children and maternity cases, and for the passage of ministers of all religions, medical personnel and medical equipment on their way to such areas[18] ".

ترجمہ: متصادم فریقین پر لازم ہے کہ وہ متنازعہ یا زیرِ قبضہ علاقوں میں ایک ایسے معاہدہ کو حتمی شکل دینے کی کوشش کریں کہ زخمیوں، بیماروں، ضعیف العمر بوڑھوں، بچوں، زچگی کے معاملات، مذہبی پیشواؤں، طبّی عملہ وآلات کی ان علاقوں میں آمد ورفت یقینی بنائی جاسکے۔

ضعیف العمر افراد کے متعلق بھی شرح سیر الکبیر اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں ایک جیسی موجود ہیں۔

امام سرخسیؒ کے ہاں دورانِ جنگ مذہبی پیشواؤں کے تحفظ کا تصور

امام سرخسیؒ مذہبی پیشواؤں کو بھی محفوظ افراد میں شمار کرتے ہیں اور دورانِ جنگ ان پر حملہ کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں[19]، لیکن اس میں بھی شرط وہی ہے کہ یہ لوگ نہ عملاً جنگ میں شریک ہوں اور نہ دوسروں کو جنگ میں مشورہ یا مسلمانوں کے خلاف لڑنے کی ترغیب دیں، علامہ سرخسیؒ فرماتے ہیں:

وهذَا لأَنَّ الْمبيح للْقتل شرُّهم من حيثُ الْمحاربة، فإِذَا أَغْلَقوا الْباب علَى أَنْفسهمْ انْدفع شرُّهم مباشرةً وتسبيبا. فأَمَّا إِذَا كَانَ لَهم رأْيٌ فِي الْحرب وهم يصدرون عن رأْيهم فهم محاربون تسبيبا فيقتلون[20]

ترجمہ: اور یہ اس لیے ہے کہ قتل کی اجازت دینے کی اصل وجہ ان کا وہ شر ہے جو جنگ اور محاربہ کے پہلو سے ظاہر ہوتا ہے۔ پس جب وہ اپنے آپ کو گھروں میں بند کر لیتے ہیں تو ان کا شر، براہِ راست بھی اور بالواسطہ بھی، ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر جنگ کے بارے میں ان کی کوئی رائے ہو، اور وہ اپنی اسی رائے کے مطابق کارروائی کریں، تو وہ بالواسطہ طور پر محارب شمار ہوں گے، اس لیے انہیں قتل کیا جائے گا۔

لیکن جب وہ کسی طور بھی جنگ کا حصہ بنیں ان کو قتل کرنا اور ان کے خلاف کارروائی کرنا جائز ہوگا، علامہ سرخسیؒ نے اس کی صراحت کی ہے:

ولَو أَنَّ راهبا أَوْ سيَّاحا دلَّ الْمشْركين علَى عورات الْمسلمين، فعلم به الْمسلمون، فَلاَ بأْس بقتْله؛ لأَنَّه أَعانَ الْمشْركين بما صنع، فهو بمنْزِلَة شيخٍ لَه رأْيٌ فِي الْقتال، فلَا بأْس بقتلِ مثْله[21]

ترجمہ: اور اگر کوئی راہب یا سیّاح مشرکین کو مسلمانوں کی کمزوریاں (راز یا دفاعی پہلو) بتادے، اور مسلمانوں کو اس کا علم ہو جائے، تو اسے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں تو اس لیے کہ اس نے اپنے اس عمل کے ذریعے مشرکین کی مدد کی ہے۔ لہٰذا وہ اس بوڑھے شخص کے حکم میں ہو گا جس کی جنگ کے بارے میں رائے اور اثر ہو، اور ایسے شخص کو قتل کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

بلکہ اگر ان کے جنگ میں حصہ لینا بالکل واضح نہ ہوں لیکن مسلمانوں کو ان کے متعلق شک ہو، تب بھی ان کے خلاف کاروائی کی جا سکتی ہے[22]۔

مسلح تنازعات میں مذہبی پیشواؤں کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی قانونِ انسانیت کی دفعات

مذہبی شخصیات بھی جنگ سے لاتعلق ہوتی ہیں، اس لیے ان کا شمار غیر مقاتلین میں ہوتا ہے اور انہیں عمومی تحفظ حاصل ہوتی ہے، البتہ بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں ان کے تحفظ سے متعلق خاص دفعات بھی موجود ہیں، جیسے دوسرے جنیوا کنونشن کی دفعہ 36 ہے:

"The religious, medical and hospital personnel of hospital ships and their crews shall be respected and protected; they may not be captured during the time they are in the service of the hospital ship, whether or not there are wounded and sick on board[23]".

ترجمہ: مذہبی و طبّی شخصیات، میڈیکل عملہ جو طبّی بحری جہاز سے وابستہ ہوں، ان کو مکمل احترام و تحفظ فراہم کیا جائے گا۔ ان کو اپنی خدمات کی انجام دہی کے وقت حراست میں نہیں لیا جائے گا، اگرچہ ان کے ساتھ کوئی زخمی یا مریض نہ ہو۔

اسی طرح اوپر ذکر شدہ جنیوا کنونشن نمبر 4 دفعہ 17 میں بھی مذہبی شخصیات کے تحفظ کی ہدایت کی گئی ہے۔ لہٰذا امام سرخسیؒ اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں مذہبی شخصیات اور پیشواؤں کے تحفظ سے متعلق یکساں ہدایات موجود ہیں۔

امام سرخسیؒ کے ہاں دورانِ جنگ مختلف پیشوں سے وابستہ افراد کے تحفظ کا تصور

علامہ سرخسیؒ نے نوکر پیشہ، مزدور اور کسانوں کو بھی محفوظ افراد میں سے قرار دیا، اور اس کے لیے وہ درج ذیل حدیث نبوی سے استدلال کرتے ہیں:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهِ الْأَجِيرِ[24]

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے اَجیر کے قتل سے منع فرمایا۔

یہاں بھی وجہ وہی ہے کہ نوکر پیشہ، مزدور وغیرہ جنگ سے لاتعلق رہتے ہیں، اس لیے ان کو دورانِ جنگ قتل کرنا جائز ہے، جیسے علامہ سرخسیؒ نے لکھا ہے:

وَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْحَرَّاثِ، يَعْنِي مَنْ لَا يَكُونُ مِنْ هِمَّتِهِ الْقِتَالُ وَإِنَّمَا هِمَّتُهُ مِنْ الْقِتَالِ اكْتِسَابُ الْمَالِ فَقَطْ، بِإِجَارَةِ النَّفْسِ بِخِدْمَةِ الْغَيْرِ، أَوْ الِاشْتِغَالِ بِالْحِرَاثَةِ، فَإِنَّهُ لَا يُقْتَلُ لِانْعِدَامِ الْقِتَالِ مِنْهُ[25]

ترجمہ: اور وہ کسان کے درجے میں ہے، یعنی ایسا شخص جس کی ہمت اور مقصد جنگ کرنا نہیں ہوتا، بلکہ جنگ کے زمانے میں اس کی دلچسپی

صرف مال کمانے تک محدود ہوتی ہے، خواہ وہ اپنی جان کو دوسروں کی خدمت کے لیے اجرت پر دے، یا کھیتی باڑی میں مشغول رہے۔ ایسے شخص کو قتل نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس کی طرف سے جنگ میں حصہ لینا سرے سے پایا ہی نہیں جاتا۔

علامہ سرخسیؒ فرماتے کہ اگر مسلمان کسانوں کے کسی گروہ پر قابو پالیں تو ان کو قتل کی بجائے قید کرنا زیادہ مناسب ہے، کیوں کہ نہ وہ جنگ میں حصہ لیتے ہیں اور وہ جنگ میں کوئی دلچسپی لیتے ہیں، بلکہ وہ صرف اپنا پیٹ پالنے کے لیے مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں(26)۔

مسلح تنازعات میں مختلف پیشوں سے وابستہ افراد کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی قانونِ انسانیت کی دفعات

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں جنگ سے لاتعلق ایسے لوگ جو مختلف پیشوں سے وابستہ ہوں، ان کے تحفظ سے متعلق دفعات موجود ہیں، جیسے چوتے جنیوا کنونشن کی دفعہ 20 میں کہا گیا ہے:

"Persons regularly and solely engaged in the operation and administration of civilian hospitals, including the personnel engaged in the search for, removal and transporting of and caring for wounded and sick civilians, the infirm and maternity cases, shall be respected and protected(27)".

ترجمہ: سویلین ہسپتالوں کے منتظمین اور کارکن، زخمیوں اور بیماروں، شہریوں اور زچگی کے کیسز کی تلاش کرنے، ہٹانے اور لے جانے والے اور ان کی دیکھ بھال میں مصروف عملے کا احترام اور تحفظ یقنی بنایا جائے گا۔

لہٰذا امام سرخسیؒ کے رائے اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں مزدور و کسان اور دیگر شعبوں سے وبستہ افراد، جنگ سے لاتعلق افراد کے تحفظ سے متعلق مطابقت پائی جاتی ہے۔

امام سرخسیؒ کے ہاں دورانِ جنگ مجروح افراد کے تحفظ کا تصور

علامہ سرخسیؒ کے زخمی ہونے والے افراد بھی محفوظ افراد میں شامل ہو جاتے ہیں اور ان پر حملہ کرنا ناجائز ہو جاتا ہے، جیسے آپؒ نے لکھا ہے:

إلّا أَنْ يَكُونَ الْجَرِيحُ مِمَّنْ لَا يُطْمَعُ لَهُ فِي الْحَيَاةِ فَحِينَئِذٍ يُكْرَهُ قَتْلُهُ. لأَنَّهُ وَقَعَ الْيَأْسُ عَنْ قتاله(28)

ترجمہ: البتہ اگر زخمی ایسا ہو جس کے زندہ بچنے کی کوئی امید نہ ہو، تو اس صورت میں اسے قتل کرنا مکروہ ہے، کیونکہ اب اس سے قتال کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔

لیکن ایک اور مقام پر علامہ سرخسیؒ نے اس کو قیدی کے مثل قرار دے کر اس کے قتل کرنے یا قتل نہ کرنے کا اختیار امام و خلیفہ کو دیا ہے، لہٰذا امام ان کو قتل کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر زخمی کی حالت ایسی ہو کہ اس کے بچنے کی امید نہ ہو تو اس کو قتل کرنا ناپسندیدہ ہے(29)۔

مسلح تنازعات میں مجروح افراد کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی قانونِ انسانیت کی دفعات

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں جنگ میں زخمیوں کے تحفظ کا خصوصی خیال رکھا گیا اور جنگ میں مزید حصہ نہ لینے والوں پر حملہ کرنے کی ممانعت کی گئی، اس سلسلے میں ابتدائی دو جنیوا معاہدات کافی اہمیت کی حامل ہیں جن بری و بحری جنگ میں زخمی ہونے والے افراد کے تحفظ کی

ہدایت کی گئی ہے، جیسے ایک مقام پر ان کے خصوصی خیال رکھنے کا کہا گیا ہے:

"The wounded and sick shall be collected and cared for[(30)]".

ترجمہ: زخمیوں اور بیماروں کو جمع کر کے ان کی دیکھ بھال کی جائے گی۔

اس کے علاوہ اوپر مذکورہ دفعات میں سے کئی دفعات سے زخمیوں پر حملہ نہ کرنے اور ان کا خصوصی خیال رکھنے کی تاکید ثابت ہوتی ہے۔

امام سرخسیؒ کے ہاں دورانِ جنگ مریضوں کے تحفظ کا تصور

علامہ سرخسیؒ نے مریض کو خاص حالات میں محفوظ افراد میں شامل کیا ہے اور اس کو قتل کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ عام حالات میں مریض اگرچہ مرض کی وجہ سے موجودہ وقت میں قتال کے قابل نہیں لیکن اس کا شمار مقاتلین میں ہوتا ہے کیوں کہ وہ قتال کی صلاحیت سے مکمل طور عاجز نہیں ہوتا، لیکن اگر اس کی حالت ایسی ہو کہ وہ مکمل طور پر جنگ کے قابل نہیں رہتا تو پھر اس کو قتل نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، جیسے امام سرخسیؒ نے لکھا ہے:

إِلَّا أَنْ يُحِيطَ الْعِلْمِ بِأَنَّهُ لَا يَعِيشُ مَعَ هَذَا الْمَرَضِ، أَوْ يَكُونَ عَلَيْهِ أَكْبَرُ الرَّأْيِ فَحِينَئِذٍ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَقْتُلُوهُ. لِأَنَّهُ وَقَعَ الْيَأْسُ عَنْ قِتَالِهِ فَحَالُهُ الْآنَ كَحَالِ الشَّيْخِ الْفَانِي[(31)]

ترجمہ: البتہ اگر یقینی طور پر یہ علم ہو جائے کہ وہ اس بیماری کے ساتھ زندہ نہیں رہ سکتا، یا اس پر ایسا شدید عارضہ غالب ہو جس کی بنا پر اس سے قتال کی توقع نہ رہے، تو اس صورت میں اسے قتل نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ اب اس سے لڑنے کی کوئی امید باقی نہیں رہی۔ چنانچہ اس وقت اس کی حالت بالکل اس نہایت بوڑھے شخص کی سی ہے جو لڑائی کے قابل نہیں رہتا۔

امام سرخسیؒ کا دورانِ جنگ معذور افراد کے تحفظ سے متعلق نقطۂ نظر

علامہ سرخسیؒ معذور افراد کو بھی محفوظ افراد میں شمار کرتے ہیں، کیوں وہ جنگ حصہ لینے کے قابل نہیں ہوتے، اس کی تفصیل علامہ سرخسیؒ نے کچھ یوں بیان کی ہے:

وَلَا يُقْتَلُ مِنْهُمْ الْأَعْمَى، وَالْمُقْعَدُ، وَلَا يَابِسُ الشِّقِّ، وَلَا مَقْطُوعُ الْيَدِ وَالرِّجْلِ مِنْ خِلَافٍ وَلَا مَقْطُوعُ الْيَدِ الْيُمْنَى خَاصَّةً؛ لِأَنَّهُ وَقَعَ الْأَمْنُ مِنْ قِتَالِهِمْ[(32)]

ترجمہ: اور ان میں سے اندھے کو قتل نہیں کیا جائے گا، نہ لنگڑے کو، نہ اس شخص کو جس کے جسم کا ایک پہلو بالکل ناکارہ ہو چکا ہو، نہ اس کو جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں مخالف سمتوں سے کٹا ہو، اور نہ ہی اس کو جس کا خاص طور پر دایاں ہاتھ کٹا ہو؛ کیونکہ ان سب کی طرف سے قتال کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔

یہاں بھی شرط جنگ میں کسی طور حصہ نہ لینے کی ہے، علامہ سرخسیؒ خود بھی اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت ہے جب وہ نہ مال کے ذریعے جنگ میں مدد دے رہے ہوں اور نہ اپنی رائے اور تدبیر کے ذریعے۔

البتہ معذور کی معذوری کو دیکھا جائے گا، اگر اس کی معذوری ایسی ہو کہ وہ جنگ میں حصہ لے سکتا ہو تو اس کے کلاف کاروائی جائز ہو گی جیسے علامہ سرخسیؒ نے لکھا ہے:

وَقَدْ بَيَّنَّا نَظِيرَهُ فِي الشَّيْخِ الْفَانِي إذَا كَانَ ذَا رَأْيٍ فِي الْحَرْبِ فَإِنَّهُ يُقْتَلُ دُونَ أَقْطَعِ الْيَدِ الْيُسْرَى أَوْ أَقْطَعِ أَحَدِ الرِّجْلَيْنِ فَهُوَ مِمَّنْ يُقَاتِلُ، لِأَنَّ مُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ فِي الْغَالِبِ تَكُونُ بِالْيَدِ الْيُمْنَى. فَأَمَّا إذَا كَانَتْ صَحِيحَةً مِنْهُ فَهُوَ عَلَى وَجْهٍ يُمْكِنُهُ الْمَشْيُ، كَانَ مِنْ جُمْلَةِ الْمُقَاتِلَةِ فَيُقْتَلُ(33)

ترجمہ: اور ہم اس کی نظیر اس بہت بوڑھے شخص کے بارے میں پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اگر اس کے پاس جنگ کے بارے میں رائے اور تدبیر ہو تو اسے قتل کیا جائے گا۔ بر خلاف اس کے، جس کا بایاں ہاتھ کٹا ہو یا دونوں میں سے ایک پاؤں کٹا ہو، وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جو قتال کر سکتے ہیں؛ اس لیے کہ عام طور پر براہِ راست جنگ دائیں ہاتھ سے ہی کی جاتی ہے۔ پس اگر اس کا دایاں ہاتھ سالم ہو اور وہ اس حالت میں چل پھر سکتا ہو، تو وہ جنگ کرنے والوں میں شامل ہو گا، لہٰذا اسے قتل کیا جائے گا۔

امام سرخسیؒ کی دورانِ جنگ مجنون و پاگل اشخاص کی تحفظ سے متعلق نقطۂ نظر

علامہ سرخسیؒ نے مجنون کو محفوظ افراد میں شمار کیا ہے اور دورانِ جنگ اس کو نہ قتل کرنے کو پسندیدہ قرار دیا ہے، یہاں تک کہ اگر اس نے تلوار اٹھائی ہو اور اپنے پاس آنے والوں پر وار بھی کرتا ہو، امام سرخسیؒ لکھتے ہیں:

وَإِنْ وَجَدَ الْمُسْلِمُونَ مَعْتُوهًا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَا يَعْرِفُ قِتَالًا، وَلَا يَدْرِي مَا يَصْنَعُ بِهِ، وَلَكِنْ فِي يَدِهِ سَيْفٌ يَضْرِبُ بِهِ مَنْ دَنَا إلَيْهِ مِنْ الْمُسْلِمِينَ، أَوْ مِنْ غَيْرِهِمْ، فَإِنِّي أُحِبُّ لِلْمُسْلِمِينَ أَ لَا يَقْتُلُوهُ، وَلَكِنْ يَأْخُذُونَهُ أَخْذًا لِيَمْنَعُوهُ مِنْ ذَلِكَ(34)

ترجمہ: اور اگر مسلمانوں کو اہلِ حرب میں سے کوئی ایسا مجنون مل جائے جو قتال کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے، لیکن اس کے ہاتھ میں تلوار ہو اور وہ اس سے ہر اس شخص پر وار کرتا ہو جو مسلمانوں میں سے یا کسی اور میں سے اس کے قریب آئے، تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ مسلمان اسے قتل نہ کریں، بلکہ اسے اس طرح قابو میں لے لیں کہ وہ نقصان پہنچانے سے باز آ جائے۔

مسلح تنازعات میں مریضوں، معذور اور مجنون افراد کے تحفظ سے متعلق بین الاقوامی قانونِ انسانیت کی دفعات

بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں اگرچہ مریضوں، معذوروں اور مجنون کے تحفظ سے متعلق صراحت کے ساتھ الگ دفعات موجود نہیں، تاہم چاروں جنیوا کنونشنز کی مشترکہ دفعہ 3 اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت کے بنیادی اصول، خصوصاً اصولِ امتیاز، اس امر کی واضح ہدایت کرتے ہیں کہ ایسے تمام افراد کا تحفظ کیا جائے جو ابتدا ہی سے جنگ میں شامل نہ ہوں، یا بعد ازاں جنگ میں حصہ لینے کے قابل نہ رہیں، یا ہتھیار ڈال چکے ہوں۔ لہٰذا امام سرخسیؒ کی ان افراد کے تحفظ کے متعلق رائے اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں مطابقت پائی جاتی ہے۔

امام سرخسیؒ کے ہاں دورانِ جنگ والد و بیٹے کے مقابلے میں والد کے تحفظ کا تصور

علامہ سرخسیؒ کے نزدیک اگر والد اپنے بیٹے کے مقابلے میں آ جائے تو بیٹے کے لیے مناسب نہیں کہ اپنا والد کو قتل کرے، امام سرخسیؒ نے لکھا ہے:

وإذَا لَقِيَ الْمسلم أَباهُ الْمشْرِكَ فِي الْقِتَالِ فَإِنَّهُ يكْرَهُ لَهُ أَنْ يقْتلَهُ(35)

ترجمہ: اور جب کوئی مسلمان میدانِ جنگ میں اپنے مشرک باپ سے مقابلہ کرے، تو اس کے لیے اسے قتل کرنا ناپسندیدہ ہے۔

اس سلسلے میں علامہ سرخسی ابو عامر اور عبداللہ بن ابی کے متعلق ان کے بیٹوں کی طرف سے ان کے قتل کی اجازت طلب کرنے اور رسول اللہ ﷺ کی ان کو منع کرنے سے استدلال کیا ہے۔ البتہ اگر صورتحال ایسی بن جائے کہ والد خود بیٹے پر وار کرے تو بیٹے کو اپنے بچاؤں میں والد کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بیٹے کا والد پر حملہ نہ کرنا یعنی بیٹے کے مقابلے میں اس کے والد کا محفوظ بننے کی رائے امام سرخسیؒ کی ہے لیکن بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں اس کے متعلق کوئی ہدایت موجود نہیں۔

یہاں یہ بات قابلِ غور ہے کہ امام سرخسیؒ نے تمام محفوظ کے لیے یہ شرط عائد کی ہے کہ وہ اس وقت تک محفوظ ہوں گے جب تک وہ جنگ میں حصہ نہ لیں اور جب جنگ میں حصہ لیں تو ان پر حملہ کرنا اور انہیں قتل کرنا جائز ہوگا، جیسے شرح سیر الکبیر مین تصریح کی ہے:

وَكُلُّ مَنْ ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا يُقْتَلُ مِنْ ذَوِي الْآفَاتِ وَغَيْرِهِمْ إذَا بَاشَرَ الْقِتَالَ، أَوْ حَرَّضَ عَلَى ذَلِكَ، أَوْ كَانَ مِمَّنْ يُطَاعُ فِيهِمْ فَلَا بَأْسَ بِقَتْلِهِ

ترجمہ: اور جن لوگوں کے بارے میں ہم نے ذکر کیا ہے کہ وہ اہلِ آفات میں سے ہوں یا ان کے علاوہ ہوں، اصل میں قتل کے مستحق نہیں ہوتے، لیکن اگر وہ خود عملاً جنگ میں حصہ لینے لگیں، یا اس پر اکسانے لگیں، یا ایسے افراد میں سے ہوں جن کی بات مانی جاتی ہو، تو ایسے شخص کو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

لہٰذا امام سرخسیؒ نے جنگ میں محفوظ رہنے کی بنیاد جنگ سے مکمل لاتعلق رہنے پر رکھی ہے اور بین الاقوامی قانونِ انسانیت میں جنگ سے لاتعلق افراد ہی کو محفوظ مانا گیا ہے۔

نتائج

1. امام سرخسیؒ کے نزدیک دورانِ جنگ تحفظ کی بنیاد کسی شخص کی جنس، عمر یا سماجی حیثیت نہیں بلکہ اس کی جنگ میں شرکت وعدمِ شرکت ہے؛ جو شخص عملاً جنگ میں شریک نہ ہو وہ محفوظ شمار ہوتا ہے۔
2. عورتیں، بچے، ضعیف العمر افراد، مذہبی پیشوا، مزدور، کسان اور دیگر پیشہ ور افراد اس وقت تک محفوظ ہیں جب تک وہ براہِ راست یا بالواسطہ طور پر قتال میں حصہ نہ لیں یا جنگ پر اکسانے کا کردار ادا نہ کریں۔
3. امام سرخسیؒ کے ہاں اگر کوئی محفوظ شخص عملی قتال، تحریض یا جنگی مشاورت میں شریک ہو جائے تو وہ تحفظ سے محروم ہو جاتا ہے، بین الاقوامی قانونِ انسانیت براہ راست جنگ میں شرکت کو حملہ کرنے یا نشانہ بنانے کے لیے جواز کا سبب بتایا گیا ہے۔
4. زخمی، مریض، معذور اور مجنون افراد کے متعلق امام سرخسیؒ کا نقطۂ نظر انسانی ہمدردی اور عملی خطرے کے فقدان پر مبنی ہے، اور یہی

تصور جنیوا کنونشنز میں hors de combat کے عنوان سے ملتا ہے۔

5. بچوں کے قتل کی ممانعت، ان کی بلوغت کے تعین میں احتیاط، اور شک کی صورت میں قتل سے اجتناب امام سرخسیؒ کی فقہی احتیاط اور انسانی جان کے احترام کو واضح کرتا ہے، جو جدید IHL کے حفاظتی معیار سے مطابقت رکھتا ہے۔
6. ضعیف العمر اور مذہبی شخصیات کے تحفظ میں امام سرخسیؒ نے اس بات کو فیصلہ کن قرار دیا ہے کہ آیا وہ جنگی فیصلہ سازی یا دشمن کی مدد میں شریک ہیں یا نہیں، جو کہ جدید قانون میں عملی شرکت کے تصور سے مشابہ ہے۔
7. بین الاقوامی قانونِ انسانیت اگرچہ بعض زمروں میں تفصیلی اور بعض میں عمومی تحفظ فراہم کرتا ہے، تاہم مجموعی طور پر اس کے بنیادی اصول امام سرخسیؒ کے فقہی تصورات سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔
8. اس تقابلی مطالعے سے یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اسلامی فقہ، بالخصوص شرح سیر الکبیر، نہ صرف تاریخی اہمیت رکھتی ہے بلکہ مسلح تنازعات میں انسانی تحفظ کے حوالے سے ایک مضبوط، معقول اور آفاقی قانونی فریم ورک فراہم کرتی ہے۔

حوالہ جات

---

(1) محمد بن أحمد بن أبي سهل شمس الأئمة السرخسي،شرح السير الكبير(مصر: الشركة الشرقية للإعلانات،1971ء)ص: 42

(2) نفس مصدر،ص: 1417

(3) نفس مصدر،ص: 1420

(4) Geneva convention I, Article :3(1)

(5) Geneva convention, additional protocol 1,Article:15(1)

(6) Geneva convention, Additional Protocol I, Article :41(1)

(7) Additional Protocol I, Article :76(3)

(8) شرح السير الكبير، ص:1415

(9) نفس مصدر، ص:1417

(10) نفس مصدر، ص:1416

(11) نفس مصدر، ص:1441

(12) Additional Protocol 1, Article :77(5)

(13) شرح السير الكبير، ص:42

(14) نفس مصدر

(15) نفس مصدر،ص:1417

(16) نفس مصدر،ص:1431

(17) Geneva convention IV, Article:14(1)

(18) Geneva convention IV, Article:17

(19) شرح السیر الکبیر، ص:42

(20) نفس مصدر

(21) نفس مصدر، ص:1413

(22) نفس مصدر، ص:1435

(23) Geneva convention II,Article:36

(24) شرح السیر الکبیر، ص:1417

(25) نفس مصدر، ص:1417

(26) نفس مصدر، ص:1443

(27) Geneva convention IV, Article:20

(28) شرح السیر الکبیر، ص:1440

(29) نفس مصدر

(30) Geneva Convention I, Article:3(2)

(31) شرح السیر الکبیر، ص:1439

(32) شرح السیر الکبیر، ص:1429

(33) نفس مصدر، ص:1430

(34) شرح السیر الکبیر، ص:1440

(35) شرح السیر الکبیر، ص:1433

References

1. Muhammad ibn Ahmad ibn Abi Sahl Shams al-A'immah al-Sarakhsi, Sharh al-Siyar al-Kabir (Egypt: Al-Sharqiyah Advertising Company, 1971), p. 42
2. Ibid., p. 1417
3. Ibid., p. 1420
4. Geneva Convention I, Article 3(1)
5. Geneva Convention, Additional Protocol I, Article 15(1)
6. Geneva Convention, Additional Protocol I, Article 41(1)
7. Additional Protocol I, Article 76(3)
8. Sharh al-Siyar al-Kabir, p. 1415
9. Ibid., p. 1417
10. Ibid., p. 1416
11. Ibid., p. 1441
12. Additional Protocol I, Article 77(5)
13. Sharh al-Siyar al-Kabir, p. 42
14. Ibid.

15. Ibid., p. 1417
16. Ibid, Source, p. 1431
17. Geneva Convention IV, Article 14(1)
18. Geneva Convention IV, Article 17
19. Explanation of the Great Journey, p. 42
20. Same source
21. Same source, p. 1413
22. Same source, p. 1435
23. Geneva Convention II, Article 36
24. Explanation of the Great Journey, p. 1417
25. Same source, p. 1417
26. Same source, p. 1443
27. Geneva Convention IV, Article 20
28. Explanation of the Great Journey, p. 1440
29. Same source
30. Geneva Convention I, Article 3(2)
31. Explanation of the Great Journey, p. 1439
32. Explanation of the Great Journey, p. 1429
33. Same source, p. 1430
34. Explanation of the Great Journey, p. 1440
35. Explanation of the Great Journey p. 1433